74

خلاصہ

خطبہ جمعہ

فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۱۷ء بر کوٹھی شہزادہ بہادر واسدیو صاحب

بمقام شملہ

تشہّد و تعوّذ کے بعد حضور نے خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کی کہ دنیا اس وقت سامانوں پر جھکی ہوئی ہے۔ اور محض سامانوں کو ہی سب کچھ سمجھتی ہے۔ اور قرآن کریم گو ہم کو سامانوں کے استعمال سے نہیں روکتا۔ مگر فرماتا ہے: سامانوں کے پیدا کرنے والے پر ہی توکل رکھو۔

حضور نے سورۃ قٓ رکوع ۲ سے

ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہٖ نفسہٗ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید

کی تلاوت فرمائی۔ اور فرمایا:

اس میں آریہ سماج کا بھی ردّ ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو خالق نہیں مانتے جو ان کا پیدا کرنیوالا ہی نہ ہو وہ بھلا ان کی ضروریات کا کیونکر عالم ہو سکتا ہے۔ اور ان کیلئے سامان کیونکر بہم پہنچا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ ہم اس کے دل کی باتوں کو جانتے ہیں۔ اس کے قلب کے وساوس کا علاج ہم کو معلوم ہے اور ہم اس کا اصلی سہارا ہیں۔ اقرب کو ظاہر پر محمول نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے اصلی معنے ہیں:۔

اصلی سہارا اور علاج ہم ہیں۔ ہم سے ذرا قطع تعلق ہوا تو انسان مَر

گیا۔ پس سامان کرو۔ مگر توکل اللہ پر رکھو۔ اس وقت سیاسیات کے دلدادہ لوگ محض سامان پر ہی ترقی کا مدار رکھتے ہیں اور مجھ سے بھی پوچھتے ہیں۔ کہ اب کیا کریں مگر میں کہتا ہوں کہ سنو! دنیا کے حصۂ کثیر کا مذہب انشاء اللہ احمدیت ہوگا۔ اور جو بھی حکومت ہوگی۔ وہی احمدی ہو جائے گی۔

تم محض سامان پر نہ جھکو۔ اللہ پر توکّل کرو۔

(الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۱۷ء)